مفردات القرآن (اردو)

جلد دوم

تصنیف

امام راغب اصفہانی

ترجمہ و حواشی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبدہ فیروزپوری

شیخ شمس الحق

۳۴۹ کشمیر بلاک، اقبال ٹاؤن، لاہور

اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ﴾ (۵۔۴۵) اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا۔ کہ جان کے بدلے جان۔ میں کَتَبۡنَا بمعنی اَوۡحَیۡنَا وَفَرَضۡنَا ہے یعنی ہم نے وحی بھیجی یا فرض کردیا اور اسی معنی میں فرمایا: ﴿کُتِبَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَکُمُ الۡمَوۡتُ﴾ (۲۔۱۸۰) تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے۔

﴿کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ﴾ (۲۔۱۸۳) مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے۔

﴿لِمَ کَتَبۡتَ عَلَیۡنَا الۡقِتَالَ﴾ (۴۔۷۷) تو نے ہم پر جہاد (جلد) کیوں فرض کردیا۔

﴿مَا کَتَبۡنٰہَا عَلَیۡہِمۡ﴾ (۵۔۲۷) ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ اور آیت:

﴿وَلَوۡلَاۤ اَنۡ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمُ الۡجَلَآءَ﴾ (۵۹۔۳) اور اگر خدا نے ان کے بارے میں جلاوطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا۔

کے معنی یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے گھروں کو چھوڑنا ان پر ضروری نہ کیا ہوتا (تو ان کو کوئی دوسری سزا دی جاتی) اور کبھی کتابت سے تقدیر حتمی یا حتمی کی مثل مراد ہوتی ہے۔

چنانچہ آیت:۔

﴿بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیۡہِمۡ یَکۡتُبُوۡنَ﴾ (۴۳۔۸۰) ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی) سب باتیں لکھ لیتے ہیں۔ میں بعض نے تقدیر کے نوشتے مراد لیے ہیں اور بعض نے کہا ہے۔ کہ آیت۔

﴿یَمۡحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ﴾ (۱۳۔۳۹) میں بھی تقدیر کی دونوں اقسام مراد ہیں اور آیت:

﴿اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡاِیۡمَانَ وَاَیَّدَہُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ﴾ (۵۸۔۲۲) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں خدا نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے۔ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان لوگوں کی حالت ان کفار کے برعکس ہے۔ جن کے متعلق ارشاد ہے۔

﴿وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا﴾ (۱۸۔۲۸) اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اس کا کہنا نہ ماننا۔

کیونکہ اَغۡفَلۡنَا کا لفظ اَغۡفَلۡتُ الۡکِتَابَ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کتاب کو مہمل یعنی اعراب و نقاط سے معری چھوڑ دینا کے ہیں۔ اور آیت ﴿فَلَا کُفۡرَانَ لِسَعۡیِہٖ وَ اِنَّا لَہٗ کٰتِبُوۡنَ﴾ (۲۱۔۹۴) تو اس کی کوشش رائگاں نہ جائے گی۔ اور ہم اس کے لیے (ثواب اعمال) لکھ رہے ہیں۔

میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اعمال کو ثابت رکھا جا رہا ہے۔ اور ان کی ضروری ہی جزا دی جائے گی۔ اور آیت:

﴿فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰہِدِیۡنَ﴾ (۳۔۵۳) تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ۔

کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں ان کے زمرہ میں داخل فرما۔ اور یہ آیت کریمہ:

﴿فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ﴾ (۴۔۶۹) وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر خدا نے بڑا فضل کیا، کے مضمون کی

طرف اشارہ ہے۔اور آیت: ﴿مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا﴾ (۱۸۔۴۹) ہائے شامت! یہ کیسی کتاب ہے نہ چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے۔ اور نہ بڑی کو (کوئی بات بھی نہیں) مگر اسے لکھ رکھا ہے۔ میں الکتاب سے لوگوں کے اعمال نامے مراد ہیں اور آیت کریمہ:

﴿اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا﴾ (۵۷۔۲۲) مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے۔)

میں بعض نے کہا ہے کہ "کتاب" سے لوح محفوظ کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ اسی معنی میں فرمایا: ﴿اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ﴾ (۲۲۔۷۰) یہ سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے بے شک یہ سب خدا کو آسان ہے۔

﴿وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ (۶۔۵۹) کوئی تر یا خشک چیز نہیں۔ مگر کتاب روشن میں لکھی ہوئی ہے۔

﴿فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا﴾ (۱۷۔۵۸) یہ کتاب (یعنی تقدیر میں) لکھا جا چکا ہے۔ اور آیت:

﴿لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ﴾ (۸۔۶۸) اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا۔

کے معنی یہ ہیں کہ اگر یہ بات حکمت الٰہی میں مقدر نہ ہو چکی ہوتی لہٰذا یہ آیت۔

﴿كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ (۶۔۵۴) خدا نے اپنی ذات پاک پر رحمت کو لازم کر لیا، کی طرف اشارہ ہوگا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ (۸۔۳۳) اور خدا ایسا نہ تھا۔ کہ جب تک تم ان میں تھے انہیں عذاب دیتا۔ کی طرف اشارہ ہے۔ اور آیت:

﴿قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾ (۹۔۵۱) کہہ دو کہ ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی بجز اس کے جو خدا نے ہمارے لیے لکھ دی ہو۔

میں كَتَبَ کے معنی مقدر اور فیصلہ کرنا کے ہیں اور یہاں عَلَيْنَا کی بجائے لنا کہنے سے اس بات پر تنبیہ ہے کہ جو مصیبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں پہنچتی ہے اسے ہم اپنے لیے نعمت سمجھتے ہیں۔ اور نقمت خیال نہیں کرتے اور آیت: ﴿ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (۵۔۲۱) (تو بھائیو) تم ارض مقدس (یعنی ملک شام) جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے۔ چل داخل ہو۔ میں بعض نے كَتَبَ اللّٰهُ کے معنی وَهَبَهَا لَكُمْ کئے ہیں یعنی جو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی تھی۔ اور پھر تمہارے وہاں نہ جانے اور اس عطا الٰہی کو قبول نہ کرنے کے باعث اللہ تعالیٰ نے وہ زمین ان پر حرام کر دی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ کے معنی یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں اس کا فیصلہ کر دیا تھا۔ بشرطیکہ تم وہاں چلے جاتے اور بعض نے کتب کے معنی اوجب کیے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے وہاں چلے جانا تم پر واجب کر دیا تھا اور پھر عَلَيْكُمْ کی بجائے لَكُمْ اس لیے کہا ہے کہ وہاں چلے جانے میں ان کے دنیوی اور اخروی دونوں قسم کے فوائد مضمر تھے اس لیے وہاں چلے جانا لَكُمْ ہوگا نہ کہ عَلَيْكُمْ جیسا کہ مثلاً کوئی شخص کسی بات کو نقصان دہ خیال کرتا ہو مگر مال کے اعتبار سے جو فوائد اس میں پنہاں ہیں اس سے غافل اور بے خبر

المفردات

في غريب القرآن

تأليف

أبي القاسم الحسين بن محمد

المعروف بالراغب الأصفهاني

(٥٠٢هـ)

تحقيق وضبط

محمد سيد كيلاني

دار المعرفة

بيروت - لبنان

(يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى) فنبيه أنّ كلّ ما ينالُ الكافرَ من العذابِ قبلَ ذلك في الدُّنيا وفي البَرْزَخِ صغيرٌ في جنْبِ عذابِ ذلك اليوم . وَالكُبَارُ أبْلغُ من الكبيرِ ، والكُبّارُ أبْلغُ من ذلك ، قال : (وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا) .

كتب: الكَتْبُ ضَمُّ أديمٍ إلى أديمٍ بالخياطة، يقالُ كَتَبْتُ السِّقاء ، وَكَتَبْتُ البَغْلَةَ جمعتُ بينَ شُفْرَيْها بِحَلْقَةٍ ، وَفى التَّعارُفِ ضَمُّ الحُرُوفِ بعضها إلى بعضٍ بالخطِّ وقد يُقالُ ذلكَ للمَضْمُومِ بعضها إلى بعضٍ باللفظِ ، فالأصلُ في الكِتابةِ النَّظْمُ بالخطِّ لكنْ يُستعارُ كُلُّ واحدٍ للآخرِ وَلهذا سُمِّيَ كلامُ اللهِ وَإن لم يُكتَبْ كِتابًا كقوله(الم ذَلِكَ الكِتابُ) وقولهِ : (قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللهِ آتانِيَ الكِتابَ) والكِتاب في الأصل مَصْدرٌ ثم سُمِّيَ المكتوبُ فيه كِتابًا ، والكِتابُ في الأصل اسمٌ للصَّحِيفَةِ مع المكتوبِ فيه وفي قوله : (يَسْأَلُكَ أَهْلُ الكِتابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتابًا مِنَ السَّماءِ) فإنه يعني صَحِيفَةً فيها كتابةٌ ، ولهذا قال : (وَلَوْ نَزَّلْنا عَلَيْكَ كِتابًا في قِرْطاسٍ) الآية ويُعَبَّرُ عن الإثْباتِ والتَّقْديرِ والإيجابِ والفَرْضِ والعَزْمِ بالكِتابةِ ، وَوَجْهُ ذلك أن الشيء يُرادُ ثم يقالُ ثم يُكتَبُ ، فالإرادةُ مَبْدأٌ وَالكِتابةُ مُنْتَهًى . ثم يُعَبَّرُ عن المُرادِ الذي هو المَبْدأُ إذا أُرِيدَ تَوْكِيدُهُ بالكِتابةِ التي هي المُنْتَهَى ، قال :(كَتَبَ اللهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنا وَرُسُلِي) وقال تعالى (قُلْ لَنْ يُصِيبَنا إِلاَّ ما كَتَبَ اللهُ لَنا ـ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ القَتْلُ) وقال : (وَأُولُوا الأَرْحامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ في كِتابِ اللهِ) أى في حُكْمِهِ ، وقوله (وَكَتَبْنا عَلَيْهِمْ فِيها أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ) أى أوْجَبْنا وَفَرَضْنا وكذلك قولهُ (كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذا حَضَرَ أَحَدَكُمُ المَوْتُ) وقولهُ (كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيامُ ـ لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنا القِتالَ ـ ما كَتَبْناها عَلَيْهِمْ ـ وَلَوْلا أَنْ كَتَبَ اللهُ عَلَيْهِمُ الجَلاءَ) أى لولا أن أوْجَبَ اللهُ عليهمُ الإخلالَ بديارهم ، ويُعَبَّرُ بالكِتابةِ عن القضاء المُمْضَى وما يَصِيرُ في حُكْمِ المُمْضَى وعلى هذا حُمِلَ قولهُ (بَلَى وَرُسُلُنا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ) قيل ذلك مِثلُ قوله (يَمْحُو اللهُ ما يَشاءُ وَيُثْبِتُ) وقوله : (أُولَئِكَ كَتَبَ في قُلُوبِهِمُ الإِيمانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ) فإشارةٌ منهُ إلى أنهم بخلافِ مَنْ وَصَفَهُمْ بقوله (وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنا) لأنّ معنى أغفلنا من قولهم أغفلتُ الكتابَ إذا جعلْتَهُ خاليًا من الكِتابةِ ومن الإعجام ، وقولهُ (فَلا كُفْرانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كاتِبُونَ) فإشارةٌ إلى أنّ ذلك مُثْبَتٌ له ومُجازًى به . وقولهُ (فَاكْتُبْنا مَعَ الشَّاهِدِينَ) أى اجعلنا في زُمْرَتِهِمْ إشارة إلى قوله(فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ) الآية وقوله (مالِ هَذا الكِتابِ لا يُغادِرُ صَغِيرَةً وَلا كَبِيرَةً إِلاَّ أَحْصاها) فقيل إشارةٌ إلى